# ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 21دسمبر 1951

## پی۔ڈی۔شمداسانی

## بنام

## سینٹرل بینک آف انڈیالمیٹڈ۔

[پتنجلی شاستری چیف جسٹس، مہرچند مہاجن، مکھرجی، داس اور چندر شیکھرا ایئر جسٹس صاحبان]

بھارت کا آئین، آرٹیکل 19 (1)(f)، 31 (1)، 32- نجی افراد کے ذریعہ جائیداد کے حقوق کی خلاف ورزی- آرٹیکل 32 کے تحت درخواست- قابل سماعت- آرٹیکل 19 (1)(f) اور 31 (1) کا دائرہ کار۔

آئین کے آرٹیکل 19 (1)(f) کا واضح طور پر مقصد عوامی مفاد میں نجی حقوق کو منظم کرنے کے اپنے اختیار کے جائز استعمال کے علاوہ ریاستی کارروائی کے خلاف جائیداد حاصل کرنے، رکھنے اور فروخت کرنے کی آزادی کا تحفظ کرنا ہے۔اسی طرح، آرٹیکل 31 (1) ریاست کی طرف سے جائیداد سے محرومی کے خلاف تحفظ فراہم کرتا ہے سوائے قانون کے ذریعہ قائم کردہ طریقہ کار کے۔ نجی افراد کے ذریعہ جائیداد کے حقوق کی خلاف ورزی ان مضامین کے دائرہ کار میں نہیں ہے۔

ایک شخص جس کے ملکیت کے حقوق کی خلاف ورزی کسی نجی فرد کے ذریعہ کی جاتی ہے اس لیے اسے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست کے ذریعے نہیں بلکہ عام قانون کے تحت اپنی دادرسائی تلاش کرنی چاہیے۔

بنیادی دائرہ اختیار: پٹیشن نمبر 328، سال 1951۔عدالتی پروانہ، ممانعت اور تاکیدی کی نوعیت میں رٹس کے اجرا کے لیے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔فیصلے میں حقائق سامنے آتے ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست گزار ذاتی طور پر۔

مدعاعلیہ کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی۔کے۔ڈیفتری (جے۔بی۔ دادا چنجی ان کے ساتھ)۔

21.1951 دسمبر۔

عدالت کا فیصلہ چیف جسٹس پتنجلی شاستری نے سنایا۔

یہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت آرٹیکل 19 (1) (f) اور آرٹیکل 31 (1) کے تحت درخواست گزار کے بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے ایک عرضی ہے جس میں مبینہ طور پر سنٹرل بینک آف انڈیا لمیٹڈ کی خلاف ورزی کی گئی ہے، جو بھارتیہ کمپنیز ایکٹ 1882 کے تحت شامل ایک کمپنی ہے اور جس کا اندراج شدہ دفتر بمبئی میں ہے، (جسے اس کے بعد "بینک" کہا گیا ہے)۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درخواست گزار کے پاس بینک کے حصص کے سرمائے میں پانچ حصص تھے جس نے درخواست گزار سے واجب الادا قرض کی وصولی کے حق کے استعمال میں ان حصص کو کسی تیسرے فریق کو فروخت کیا، اور یہ منتقلی 1937 میں بینک کے کھاتوں میں درج کی گئی تھی۔اس کے بعد درخواست گزار نے بمبئی میں عدالت عالیہ میں کارروائی کا ایک سلسلہ شروع کیا۔اس کا اصل اور اپیلیٹ کا دائرہ اختیار مذکورہ فروخت اور منتقلی کی صداقت کو چیلنج کرتا ہے۔ان کارروائیوں میں سے تازہ ترین 1951 میں بینک کے خلاف دائر مقدمہ تھا جس میں شکایت کو 2 مارچ 1951 کو مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 7، قاعدہ 11 (D) کے تحت مسترد کر دیا گیا تھا، جیسا کہ حد سے روک دیا گیا تھا۔درخواست گزار اب دعا کرتا ہے کہ پچھلی کارروائی میں دیے گئے تمام منفی احکامات کو کالعدم قرار دیا جائے اور مذکورہ عدالت عالیہ کو ہدایت دی جائے کہ "مذکورہ بالا مقدمے کی سماعت غیر محفوظ قرار دی جائے اور مدعا علیہ کے خلاف فیصلہ سنایا جائے یا اس طرح کے احکامات جاری کیے جائیں جو وہ مناسب سمجھے۔مذکورہ مقدمے کے سلسلے میں"۔یہاں یہ ذکر کیا جا سکتا ہے کہ اگرچہ درخواست گزار کی شکایت کو مسترد کرنے والا مذکورہ حکم قابل اپیل تھا، لیکن درخواست گزار نے کسی حد تک غیر معمولی بنیاد پر اپیل کو ترجیح نہیں دی کہ "اگر اپیل دائر کی گئی تو مذکورہ عدالت جج

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس کی سماعت نہیں کر سکے کیونکہ ان سب کو بینک میں ان کی دلچسپی کی وجہ سے یا اس کے خلاف تعصب کی وجہ سے اس طرح کی اپیل کی سماعت سے نااہل قرار دیا گیا تھا۔

ہماری رائے ہے کہ درخواست گزار نے اپنی داد رسائی کو غلط سمجھا ہے اور درخواست کو ابتدائی بنیاد پر ناکام ہونا چاہیے۔نہ تو آرٹیکل 19(1)(f) اور نہ ہی اس کی حقیقی تعمیر پر آرٹیکل 31 (1) کا مقصد غلط انفرادی اعمال کو روکنا یا محض نجی طرز عمل کے خلاف تحفظ فراہم کرنا تھا۔ آرٹیکل 19 "آزادی کے حق" سے متعلق ہے اور شق (1) کے ذریعے شہری کو کچھ بنیادی آزادیوں کی یقین دہانی کرائی گئی ہے جن میں جائیداد حاصل کرنے، رکھنے اور فروخت کرنے کی آزادی بھی شامل ہے، بشرطیکہ ریاست اس طرح کے حقوق کے استعمال پر اس حد تک اور شق (2) سے (6) میں مذکور بنیادوں پر پابندیاں عائد کر سکے۔ آرٹیکل 19 کی زبان اور ڈھانچہ اور آئین کے حصہ III میں اس کی ترتیب واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ اس آرٹیکل کا مقصد عوامی مفاد میں نجی حقوق کو منظم کرنے کے اپنے اختیار کے جائز استعمال کے علاوہ ریاستی کارروائی سے ان آزادیوں کا تحفظ کرنا تھا۔افراد کی طرف سے جائیداد کے حقوق کی خلاف ورزی مضمون کے دائرہ کار میں نہیں ہے۔

آرٹیکل 31(1) کے تحت حیثیت بہتر نہیں ہے۔درخواست گزار نے زور دیا ہے کہ شق (1) کو باقی آرٹیکل سے الگ اور آزادانہ طور پر سمجھا جانا چاہیے اور اگر ایسا سمجھا جاتا ہے تو اس کی زبان اتنی وسیع ہے کہ نجی افراد کے ذریعے جائیداد کے حقوق کی خلاف ورزیوں کا احاطہ کیا جا سکے۔انہوں نے شق (1) میں لفظ "ریاست" کو خارج کرنے پر زور دیا جبکہ یہ اسی آرٹیکل کی شق (2) کے ساتھ ساتھ حصہ III کے بہت سے دیگر آرٹیکلوں میں استعمال کیا گیا تھا۔یونین فہرست کے اندراج نمبر 33، ریاستی فہرست کے اندراج نمبر 36 اور آئین کے ساتویں گوشوارہ کی سمورتی فہرست کے اندراج نمبر 42 کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے یہ بھی دلیل دی کہ اگرچہ آرٹیکل 246 کے ساتھ پڑھے جانے والے ان اندراجات نے پارلیمنٹ اور ریاستی قانون سازوں کو اختیار دیا ہے کہ وہ یونین یا ریاست کے مقاصد کے لیے جائیداد کے حصول یا حصول کے حوالے سے قوانین بنائیں، ریاست کو "جائیداد سے محرومی" کے حوالے سے قوانین بنانے کا کوئی اختیار نہیں دیا گیا تھا، تاکہ شق (1) میں زیر غور "محرومی" صرف افراد کے ذریعے محرومی ہو سکے۔ آرٹیکل 31 کی شق (1) کے مطابق

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کی دفعہ 299 کی ذیلی دفعہ (1) کو مسودہ آرٹیکل 19 (بعد میں آرٹیکل 31 کے طور پر شمار کیا گیا) میں خارج کر دیا گیا تھا، جس میں ترمیم شدہ شکل میں صرف عوامی مقاصد کے لیے جائیداد کے لازمی حصول سے متعلق اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (2) میں موجود شق کو برقرار رکھا گیا تھا۔ لیکن، شق (1) کو بعد میں بحال کیا گیا اور آرٹیکل 31 کو اس کی موجودہ شکل میں نافذ کیا گیا جیسا کہ تشکیلی کمیٹی کی رپورٹ میں سفارش کی گئی تھی اور یہ دعوی کیا گیا تھا کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شق (1) کا مقصد شق (2) کے علاوہ ایک الگ شق کے طور پر کام کرنا تھا۔ ہمیں ان میں سے کسی بھی دلیل میں کوئی طاقت نظر نہیں آتی۔

اس دلیل کی حمایت میں کہ شق (1) کو باقی آرٹیکل سے الگ تھلگ قابل جانا چاہیے، درخواست گزار نے چرنجیت لال بنام دی یونین آف انڈیا([1]) میں ہمارے فاضل بھائی داس کے کچھ مشاہدات پر انحصار کیا، جہاں یہ خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ شق (1) میں عام اصول بیان کیا گیا ہے کہ کسی بھی شخص کو قانون کے اختیار کے علاوہ اس کی جائیداد سے محروم نہیں کیا جانا چاہیے اور معاوضے کی ادائیگی کے لیے کوئی شرط نہیں رکھی گئی ہے، جبکہ شق (2) حصول یا اس پر قبضہ کرنے کے ذریعے لائی گئی جائیداد سے محرومی اور معاوضے کی مطلوبہ ادائیگی سے متعلق ہے۔ دوسرے لفظوں میں، شق (1) میں مذکور محرومی کو شق (2) میں زیر بحث جائیداد کے حصول یا حصول کے علاوہ محرومی کا احاطہ کرنے کے لیے لیا جانا چاہیے۔ ہم موجودہ درخواست کے مقصد کے لیے اس سوال میں جانا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ شق (1) کو شق (2) کے علاوہ پڑھا اور سمجھا جانا چاہیے، یہ واضح ہے کہ یہ اسی منفی شکل میں نجی ملکیت کے بنیادی حق کا اعلان ہے جس میں آرٹیکل 21 زندگی اور آزادی کے بنیادی حق کا اعلان کرتا ہے۔ آرٹیکل 21 میں ریاست کا کوئی واضح حوالہ نہیں ہے۔ لیکن کیا اس وجہ سے یہ تجویز کیا جا سکتا ہے کہ اس مضمون کا مقصد نجی افراد کی خلاف ورزیوں کے خلاف زندگی اور ذاتی آزادی کو تحفظ فراہم کرنا تھا؟ الفاظ "سوائے قانون کے ذریعہ قائم کردہ طریقہ کار کے" اس طرح کی تجویز کو واضح طور پر خارج کرتے ہیں۔ اسی طرح، آرٹیکل 31 کی شق (1) میں "قانون کے اختیار کے بغیر" کے الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ نجی املاک کے خلاف غیر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

مجاز سرکاری کارروائی کی ممانعت ہے، کیونکہ اس بات کا کوئی سوال ہی نہیں ہو سکتا کہ ایک نجی فرد کو قانون کے ذریعے دوسرے کو اس کی املاک سے محروم کرنے کا اختیار دیا جائے۔

فہرستوں میں اندراجات پر مبنی دلیل غلط ہے۔ یہ تجویز کرنا درست نہیں ہے کہ صرف اس وجہ سے کہ ساتویں گوشوارہ کی فہرستوں میں "جائیداد سے محرومی" سے متعلق کوئی اندراج نہیں ہے، یہ ملک میں قانون سازوں کے اختیار میں نہیں ہے کہ وہ جائیداد سے محرومی کا اختیار دینے والا قانون نافذ کرے۔ اس طرح کا قانون، مثال کے طور پر، فہرست II کے اندراج نمبر 1، فہرست II کے اندراج نمبر 1 یا فہرست III کے اندراج نمبر 1 کے تحت بنایا جا سکتا ہے۔ آرٹیکل 31(1) خود ایک ایسا قانون منظور کرنے پر غور کرتا ہے جو جائیدادوں سے محرومی کا اختیار دیتا ہے، اور مطلوبہ قانون سازی کے اختیار کے وجود سے انکار کرنا بے سود ہے۔

نہ ہی مضمون کی قانون سازی کی تاریخ درخواست گزار دلیل کی حمایت کرتی ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 کی دفعہ 299(1) کی تشریح کبھی بھی نجی افراد کے ذریعہ جائیداد سے محرومی کی ممانعت کے طور پر نہیں کی گئی۔ لہذا، اصل مسودہ آرٹیکل 19 میں چھوٹ کے بعد، آرٹیکل 31 میں اسی شکل میں اس کی بحالی، درخواست گزار دلیل کی حمایت میں کسی نتیجے کا باعث نہیں بن سکتی، جو درحقیقت اس بنیادی غلط فہمی پر آگے بڑھتی ہے کہ آرٹیکل 19 (1)(f) اور آرٹیکل 31(1)، جو نجی املاک پر ریاستی جارحیت کے خلاف عظیم آئینی تحفظات ہیں، نجی افراد کی خلاف ورزیوں کے خلاف ہدایت کی جاتی ہیں جس کے لیے عام قانون میں داد رسائی طلب کی جانی چاہیے۔

اس نقطہ نظر میں بینک کی جانب سے سالیسیٹر جنرل کی طرف سے اٹھائی گئی درخواست کو برقرار رکھنے کے بارے میں کچھ دیگر اعتراضات سے نمٹنا غیر ضروری ہے۔ درخواست مسترد کر دی جاتی ہے۔ ہم اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں دیتے۔

**درخواست مسترد کر دی گئی۔**

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: راجندر نارائن۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document